پی ٹی سی ایل کے اکابرین کی توجہ کے لئے

حرف تمنا

☆☆☆☆

ارشاد احمد حقانی

irshad.ahmed@janggroup.com.pk

پی ٹی سی ایل کی موجودہ انتظامیہ کی طرف سے آئے روز سامنے آنے والے پیکیجز پر سارے ملک میں تنقید ہو رہی ہے۔ مجھے بھی بہت سے خطوط ملے ہیں جن میں لوکل کال کی مدت دو منٹ کرنے کے فیصلے پر تنقید کی گئی ہے اور ہر دو منٹ کے بعد ایک اور کال شمار کرنے کو ایک ظالمانہ فیصلہ قرار دیا گیا ہے لیکن افسوس کہ پی ٹی سی ایل اور اس کے نگرانی کرنے والے ادارے پی ٹی اے کی طرف سے اس جائز عوامی شکایت کا ازالہ کرنے کی تاحال کوئی کوشش نہیں کی گئی اور ٹیلیفون کے لاکھوں صارفین اس نئے پیکیج کی تفصیلات سے آگاہ نہ ہونے کے باعث معمول کی ٹیلیفون کالز کر رہے ہیں۔ جب انہیں اپریل کے بل آئیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ ان کے ساتھ کس قدر ناانصافی کی جا رہی ہے۔ پی ٹی سی ایل کے لوکل کال کا دورانیہ کم کرنے کے خلاف صارفین کی طرف سے کوئی وسیع یا پرتشدد احتجاج سامنے نہ آنے کے باعث اس نے اس مسئلے پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور ابھی تک وزارت مواصلات نے بھی اس عوامی شکایت کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ مجھے جو خطوط مل رہے ہیں ان میں بعض کرم فرماؤں نے کچھ ایسی مزید زیادتیوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جو عام آدمی کے علم میں نہیں ہیں لیکن ان مراسلہ نگاروں کی شکایات بھی بہت وزنی اور حق بجانب ہیں۔ میں آج قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں شعبہ بین الاقوامی تعلقات میں زیر تعلیم اور زیر تربیت ایک پی ایچ ڈی سکالر جناب شاہد انور کا ایک مراسلہ شائع کر رہا ہوں جس سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ پی ٹی سی ایل عوام کو مزید زیر بار کرنے کے لئے کون کون سے حربے استعمال کر رہی ہے۔ انٹرنیٹ آج کل تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور تعلیم یافتہ گھرانوں کی ضرورت بن چکا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر عطاالرحمٰن بجاطور پر اس بات کا کریڈٹ لیتے ہیں کہ انہوں نے انٹرنیٹ کی سہولت لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ یہ اقدامات لائق تحسین ہیں لیکن جس پہلو کی طرف میرے محترم مراسلہ نگار نے توجہ دلائی ہے ہائر ایجوکیشن کمیشن اور جناب ڈاکٹر عطاالرحمٰن کا بھی فرض ہے کہ وہ اس معاملے کا نوٹس لیں اور اگر انٹرنیٹ کی سہولت عام لوگوں کی رسائی تک پہنچانے کا ان کا عزم پختہ ہے تو زیر نظر مراسلے میں درج شکایات کا بھی ازالہ کرائیں۔ اب اسلام آباد سے موصول ہونے والا مراسلہ ملاحظہ فرمایئے۔ جناب شاہد انور لکھتے ہیں:

پی ٹی سی ایل کے صارفین کے حقوق کی متواتر ترجمانی پر آپ کا بے حد شکریہ میں آپ کی توجہ پی ٹی سی ایل لینڈ لائن کے انٹرنیٹ صارفین کی مشکلات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ پی ٹی سی ایل اپنی گرتی ہوئی کارگزاری اور مغالطہ آمیز نرخ کے باعث تیزی سے اپنی ساکھ اور ریونیو سے محروم ہو رہی ہے اور ریونیو بڑھانے کے حالیہ ہتھکنڈے صارفین کے مفادات کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ملک میں معلومات تک رسائی کے حوالے سے طبقاتی تقسیم (Digital Divide) بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں کیونکہ پی ٹی سی ایل نے انٹرنیٹ کا استعمال کم از کم تین گنا مہنگا کر دیا ہے۔

پی ٹی سی ایل نے چپکے سے انٹرنیٹ صارفین سے ہر پندرہ منٹ بعد ایک لوکل کال کا معاوضہ وصول کرنا شروع کر دیا ہے وہ صارفین جو پی ٹی سی ایل کے علاوہ کمپنیوں کے ذریعے انٹرنیٹ پی ٹی سی ایل کی لائن پر استعمال کرتے ہیں انجانے میں دس روپے فی گھنٹہ اضافی ادا کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ایک لوکل کال کے ذریعے آپ جب تک چاہیں مسلسل نیٹ استعمال کر سکتے تھے جو کہ خصوصاً طلبہ کے لئے Information Highways تک پہنچ کو ممکن بناتا تھا۔ بہت سی انٹرنیٹ کمپنیاں دو روپے گھنٹہ کے حساب سے یہ سہولت فراہم کرتی ہیں مگر اب پی ٹی سی ایل کی ''عنایت'' سے انٹرنیٹ کے ایک گھنٹہ استعمال پر (ہر پندرہ منٹ بعد ایک کال کے حساب سے) 12 سے 20 روپے خرچ ہوں گے۔

صرف پی ٹی سی ایل کے نمائندے ہی نیٹ استعمال کرنے والوں کے لئے پرکشش پیکیج پیش کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں مگر ان کا سرسری جائزہ یہ منکشف کرتا ہے کہ درحقیقت یہ نرخ کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ مثلاً پی ٹی سی ایل کا نام نہاد Value Plus پیکیج 75 روپے ماہانہ میں 20 گھنٹے ''فری'' انٹرنیٹ فراہم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، جو دراصل پونے چار روپے فی گھنٹہ بنتے ہیں اور اس میں لوکل کال مستزاد۔ (قابل غور بات یہ ہے کہ یہ ''فری پیکیج'' بھی مارکیٹ میں پہلے سے میسر نرخوں سے زیادہ ہے)

ستم یہ ہے کہ پی ٹی سی ایل نے اپنے صارف کو اس مخفی نرخ سے آگاہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کے نمائندے اور صحافتی اداروں کے اکثر رپورٹر (جو پی ٹی سی ایل کو Cover کرتے ہیں) بھی بے خبر ہیں۔ بغیر بتائے لوگوں سے اس طرح پیسہ بٹورنا انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے۔ جو کہ دیانتدارانہ کاروباری آداب کے سراسر منافی ہے۔

یہ ادارہ قبل ازیں پاکستان پیکیج کے یکطرفہ نفاذ سے خاصی ساکھ کھو چکا ہے مگر اس کی انتظامیہ نے سبق نہیں سیکھا اور اپنا امیج بحال کرنے کی بجائے مغالطہ انگیز نرخ تھونپنا شروع کر دیئے ہیں۔ پی ٹی سی ایل کو اپنے اور صارفین کے وسیع تر مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جاری پالیسیوں پر نظرثانی کی ضرورت ہے اور صارفین پر درپردہ بالواسطہ مصارف واپس لینے چاہئیں کیونکہ اس سے انٹرنیٹ صارفین پر کاری ضرب پڑی ہے روزانہ تین گھنٹے انٹرنیٹ استعمال کرنے والا بھی اب قریباً ایک ہزار ماہانہ ادا کرنے پر مجبور ہوگا، جو کہ ڈی سی ایل کے نرخ سے کم نہیں۔ فون لائن پر انٹرنیٹ کے صارف زیادہ تر غیر مراعات یافتہ، کم آمدن والے طبقہ سے تعلق رکھنے والے طلبہ ہیں جو کسی طرح بھی یہ نرخ ادا نہیں کر سکتے۔

ذرائع معلومات تک رسائی محض مراعات یافتہ طبقہ تک محدود کر دینا انسانی ترقی کے امکانات کو محدود کرنا ہے اور اس طبقاتی تقسیم کو تقویت دیتا ہے جسے Digital divide کہا جاتا ہے۔ پی ٹی سی ایل کو اس کے بجائے انٹرنیٹ سروس کو فعال اور سہل بنانا چاہئے۔

امید ہے کہ پی ٹی سی ایل کی انتظامیہ، آپ کی وساطت سے پہنچنے والی ان گزارشات پر خود توجہ دے گی۔

خیر اندیش۔ شاہد انور

پی ایچ ڈی اسکالر

شعبہ بین الاقوامی تعلقات

قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

صرف بشریٰ کے خاندان کی امداد کافی نہیں

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے چند روز پہلے اپنے دو بچوں کے ہمراہ ایک گاڑی کے نیچے آ کر خودکشی کرنے والی بشریٰ کے ہاں جا کر اچھا کیا۔ ان کی کچھ امداد بھی کی اور کچھ وعدے بھی کئے لیکن وزیراعظم کے جانے کے بعد بشریٰ کے خاندان کے ایک بزرگ نے کہا کہ یہ امداد کب تک ہمارا ساتھ دے گی۔ اگر وزیراعظم واقعی کچھ کرنا چاہتے ہیں تو غربت اور مہنگائی کا علاج کریں ورنہ ہم باقی بچ جانے والے بھی موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ وزیراعظم تو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور وسیع تجربہ رکھنے والے انسان ہیں اور ان سے یہ کہنا کہ وہ بشریٰ کے خاندان کے مذکورہ فرد کی باتوں پر غور کریں شاید ان کے لئے ناراضی کا سبب بن جائے لیکن اس ناخواندہ یا نیم خواندہ شخص نے جس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے گیلانی صاحب اور ان کے معاشی ماہرین کو اسے گرہ میں باندھ لینا چاہئے۔ نئی منتخب قیادت کے تمام ارکان ''چہرے نہیں نظام'' بدلنے کے نعرے لگا رہے ہیں کیا وہ بشریٰ مرحومہ کے اس عزیز کی باتوں پر بھی غور کریں گے؟ نظام تو وہ جب بدلیں گے تو دیکھا جائے گا کم از کم عوام کو اتنا ریلیف تو دیں کہ بشریٰ جیسی بیٹیاں اپنے معصوم بچوں کے ہمراہ خودکشی پر مجبور نہ رہیں۔